نور افشاں

قیمت سالیانہ بلا محصول عـہ | حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی | قیمت سالیانہ مع محصول عـہ

نمبر ۳۶ جلد ۱۰ | لودیانہ ۷ ستمبر ۱۸۸۲ء | قیمت فی پرچہ ۶ پائی

گلدستۂ اخبارات

عربی پاشا شکست پر شکست پاتا جاتا ہی = **انگریزی** فوجیں مصر میں فتحیاب ہو رہی ہیں = **غازی** لوگ جو عربی پاشا کے ہمراہ ہو گئے تھے اب انکی تعداد گھٹتی جاتی ہی = **ہندوستان** کی فوج جو مصر کو روانہ ہوئی تھی وہ ۲ ستمبر کو مصر کے شہر اسمعیلہ میں داخل ہو گئی ہی = سر گارنٹ ولسلی صاحب کی ڈویژن نے یکم ستمبر کو ایک بھاری لڑائی میں عربی پاشا پر فتح پائی ہی = **عربی** پاشا نے اپنے ایک گورنر کی معرفت سرکار انگریزی کو صلح کا پیغام دیا ہی = **نہر** سوئز پر بلا روک ٹوک انگریزی فوج کا قبضہ ہی = **اسکندریہ** کے باشندے خوف کرتے ہیں کہ اگر صلح نہ ہوگی تو ہمارا شہر بالکل برباد ہو جاویگا = **خبر** ہی کہ سابق خدیو مصر محمد اسمعیلخان عربی پاشا سے آ کر مل گیا ہی = **عربی** پاشا کی چند توپیں انگریزوں نے گرفتار کر لی ہیں = **ہندوستان** سے اور فوج کی روانہ کرنیکی ضرورت جنگ مصر میں نہیں رہی ہی = **ڈبلن** میں پولیس اور جنگی سپاہ کے درمیان فساد ہو پڑا ہی = **عربی** پاشا کے فوجی افسر اب انکار کرتے ہیں کہ ہم انگریزوں کے ساتھ جنگ نہیں کرتے ہیں = **سلطان** روم نے اقرار کر لیا ہی کہ میں عربی پاشا کو باغی مشتہر کر دونگا = **ٹرکی** فوج نے سرحد یونان پر حملہ کر دیا ہی = **غمیلہ** کے کنب سے بھی عربی پاشا ہیل پیچھے ہٹ گیا ہی = **اٹلی** سے خبر آئی ہی کہ ایک افسر عربی پاشا کیواسطے اٹلی کے گرد نواح میں فوج بھرتی کر رہا ہی = **کافر** دوار پر جنرل علی صاحب گولہ مار رہے ہیں مگر دشمن کی طرف سے کچھ جواب نہیں ہی = **بار** برداری مصر کیواسطے ایک جماعت لاہور میں قائم کی گئی ہی = **مہر** سر ہند کو حضور گورنر جنرل کشور ہند ۲۳ نومبر کو جاری فرما دینگے اور روپڑ میں بڑا بھاری جلسہ ہوگا = **مصر** کے چند علاقجات موجودہ خرابی کے باعث شاہ حبش اپنی سرحد میں ملاتا جاتا ہی = **حبشی** پاشا کو جو عربی پاشا کا ہم نوالہ تھا انگریزی فوج نے گرفتار کر لیا ہی اور اسی باعث سے عربی پاشا کی فوج میں شکستہ دلی پھیل رہی ہی = **تازہ** خبر مصر سے معلوم ہوا کہ ۲۸ اگست کو عربی پاشا نے مقام کشاسین میں انگریزی فوج پر حملہ کیا چونکہ وقت رات کا تھا چند توپیں چھوڑ کر بھاگ گیا = **سلیم** کے ہندو مسلمانوں کا دادستد آپسمیں بالکل بند ہی = **وسط** ایشیا میں روسی فوج کا شمار ۳۵ ہزار کا ہو گیا ہی = **سوریا** میں عیسائیوں کے برخلاف جوش پھیل رہا ہی = **افواہ** ہی کہ وزرات انگریزی کی متواتر خبریں عربی پاشا کو پہونچ جاتی ہیں = **انگریزی** جرنیل سر گارنٹ ولسلی صاحب نے وزرات انگلستان کو پختہ یقین دلا دیا ہی کہ ۲۰ ستمبر تک عربی پاشا کے زور کو توڑ کر مصر میں خاطر خواہ امن قائم کر دیا جاویگا = **عربی** پاشا نے حکم دیدیا ہی کہ جو لوگ خدیو کی دوستی کا دم بھرتے ہیں انکے مکانات جلا دئے جاویں = **قاہرہ** میں ۱۹ آدمی گولی سے مار دئے گئے ہیں = **مصر** کے جنگ میں امداد دینے کے لئے وزیر اعظم فرانس نے ۴۰ لاکھ روپیہ منظور کیا تھا جسکو وزرات فرانس نے نامنظور کیا = **اسکندریہ** میں پانی کی قلت کو رفع کرنے کیواسطے پمپ لگائے گئے ہیں چنانچہ وے ۲۸ ہزار من پانی روزمرہ صاف کرتے ہیں = **مشہور** ہی کہ اب یہہ بات ظاہر ہو گئی ہی کہ جنگ مصر کے بانی مبانی اہل فرانس ہیں = **ایک** ٹرکی جہاز قسطنطنیہ اور اسکندریہ کے بیچ آمد و رفت کرتا ہوا حسب الحکم امیر البحر گرفتار کیا گیا = **مفسدہ** سلیم میں ۱۵۰ ہندو گرفتار کئے گئے ہیں اور صرف تین مسلمان پکڑے گئے ہیں = **ولیعہد** سلطنت ہالینڈ سخت بیمار ہی = **راولپنڈی** میں ایک گورے نے دوسرے گورے کو بندوق سے ہلاک کر ڈالا = **ٹانک** میں ایک فرقہ وزیریوں نے سینہ زوری سے چند اہل ہنود کو لوٹ لیا ہی = **پنجاب** کی فصلی حالت عمدہ ہی = **دریائے** جہلم نے علاقہ شاہپور کی زراعت کو سخت صدمہ پہونچایا ہی = **مدراس** میں ایک لاکھ روپیہ کے سرمایہ سے پارچہ دھونیکی کل جاری کی گئی ہی = **خزانہ** کلکتہ سے چند جعلی نوٹ برآمد ہوئے ہیں = **پنجاب** سے دو عورتیں تعلیم کی غرض سے لنڈن میں پہونچی ہیں = **کوہ** قاف میں بہت سی نئی فوجیں روس کی طرف سے روانہ ہوئی ہیں = **دریائے** نیل طغیانی پر ہی اور چند مواضعات کو برباد کر دیا ہی = **لداخ** میں ہفتہ گذشتہ میں سخت برف باری ہو رہی ہی = **حاجی** لوگ جب جہاز سے اترتے ہیں تو انکو قرنطین میں رکھا جاتا ہی کیونکہ وہاں پر ہیضہ شروع ہو گیا ہی = **گوجرانوالہ** میں ۲۵ اگست کو بوقت شب ۳ بجے کے قریب سخت زلزلہ آیا =

نور افشاں

ہفتہ حال کی تاربرقیوں کا صاف نتیجہ یہی ہے کہ انگریزی فوج ظفر موج نے بڑے بڑے اور مستحکم مقامات پر جو عربی پاشا کے قبضہ میں تھے قبضہ کر لیا ہے۔ اور نیز یہہ بھی معلوم ہوا کہ جہاں جہاں عربی پاشا نے بطور خود ونکو یا انکو حملہ کیا ہے تو فوراً ہی شکست کھائی ہے۔ اب انگریزی فوجیں تمام ملک مصر میں پھیل گئی ہیں۔ اور سلطان روم نے بھی آخر کار عربی پاشا کو باغی مشتہر کرنا منظور کر لیا ہے۔ اور جو جو افسر فوجی عربی پاشا کے پاس موجود تھے وہ بھی لڑنیکو پسند نہیں کرتے بلکہ جدا افسر چلے گئے ہیں۔ اور جسقدر غازی لوگ اُسکے پاس جہاد کیواسطے جمع ہوئے تھے اُنمیں سے نصف سے زیادہ فرار ہو چکے ہیں۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اب عربی پاشا کے پاس متعدد فوج رہگئی ہے۔ اگر یہی صورت رہی تو سر گارنٹ ولسلی صاحب کا وہ وعدہ جو اُنہوں نے وزارت انگلستان سے کیا ہے کہ میں تمام مصر میں ۳۰ ستمبر تک امن و امان قایم دونگا اور عربی پاشا کو یا تو گرفتار کر لونگا یا اُسکا زور توڑکر اُسکو مصر سے بھگا دونگا شاید عین موقع پر پہنچا ٹھہرے۔ اور سر گارنٹ ولسلی صاحب نے بھی خوب مضبوط اور پختہ حالت کو دیکھکر یہہ وعدہ کیا ہوگا کیونکہ اب تمام ہندوستانی فوجیں اسکندریہ و اسمعیلیہ میں داخل ہو چکی ہیں اور نصف سے زیادہ عربی پاشا کا زور گھٹ چکا ہے کیا تعجب ہے کہ سر گارنٹ ولسلی صاحب ۳۰ ستمبر سے بھی پہلے ہمکو یہہ مژدہ سنادیں کہ عربی پاشا مصر کو چھوڑ کر جنگل کے مونہہ ہوکر بھاگ گیا ہے یا ہماری پناہ میں آگیا ہے۔ مگر ساتھ ہی ہمکو اس جنگ کے خاتمہ کے بعد خدشہ ہے کہ یہہ جو خبر مشہور ہوئی ہے کہ مصر کا جنگ اہل فرانس کی ترغیب سے ہوا ہے کہیں اس جنگ کو زیادہ طول نہ ہو جاوے۔ مگر اُسکے ساتھ یہہ بھی خیال ہے کہ شاید یہہ خبر مخالفوں نے مشہور کی ہوگی تاکہ انگریز اسی وقت فرانس سے جواب طلب کریں اور فرانس غصہ میں آکر صاف کہدے کہ ہاں ہمنے عربی پاشا کو خوشحال کر رکھی تھی پھر کچھ اور نہ ہونے لگے۔ خیر کچھ بھی ہوا تو ہماری فوج کے ہاتھ فتح آچکی ہے اور عربی پاشا لوئی دم میں بھاگا چاہتا ہے۔ امید کہ اُسکی فراری کی خبر بہت جلد سننے میں آویگی +

ہمکو ایک خبر سے معلوم ہوا ہے کہ سلیم میں اہل اسلام اور اہل ہنود کے درمیان سخت ہنگامے برپا ہو رہے ہیں اور اہل اسلام کی مسجدوں کو اہل ہنود نے گراکر اُنمیں خنزیر قتل کئے اور اہل ہنود کے مندروں کو اہل اسلام نے توڑ پھوڑ کر اُنمیں گائیں قتل کریں اور اُنکا خون مندروں کی مورتوں پر چھڑکا۔ اس ہنگامہ میں قریب ۱۵۰ کے اہل ہنود گرفتار ہوئے ہیں اور بہت سے اہل اسلام بھی ماخوذ ہیں +

اگر یہہ بات سچ ہے تو نہایت ہی تعجب ہے کہ اس مہذب زمانہ میں جبکہ علم کے دریا ہندوستان میں انگریزوں نے جاری کر دئے ہیں اور ہر ایک فرقہ کو اپنے اپنے دینی رسومات کے ادا کرنیکی آزادی بخشی ہے تو کیا باعث کہ یہہ ہر دو فرقہ ایسا فعل ناجائز اختیار کرتے ہیں جو محض جہالت اور کوتاہ اندیشی پر مبنی ہے +

یہہ قبیح فعل کسی بیرونی تعلیم کا نتیجہ تو نہیں ہے کیونکہ جہانتک ہمارا تجربہ ہے اس سے ہم کو معلوم ہو گیا ہے کہ سلطنت انگلشیہ کے قوانین دیگر اصول و فروع اور ہر ایک قسم کی تعلیم خواہ دینی ہو یا دنیاوی امن و امان کی تاثیر اور ایک دوسرے سے میل و موافقت رکھنے کا تخم اپنے میں رکھتی ہے۔ جب یہہ حال ہے تو معلوم ہوا کہ کوئی اندرونی تعلیم یا صحبت یا اثر اس قسم کا ہر دو فرقہ میں موجود ہے جو نتیجتاً توقع اس قسم کے تنازعات برپا کروا رہتا ہے۔ یہہ تو اظہر من الشمس ہے کہ ہر دو فرقہ کے دینیات میں محبت کا تو نام و نشان بھی نہیں ہے۔ ایک فرقہ تو اپنے بغلی دوست کو ملیچھ کے نام سے نامزد کرتا ہے اور دوسرا اپنے ہمسایہ کو کافر کا خطاب دیتا ہے۔ اب ایسے ایسے ناموں سے ایک دوسرے کو یاد کرنا دلی نفاق اور قلبی بغض پر دال ہے۔ اور یہہ نفاق اُس دینی تعلیم کا نتیجہ ہے جو ایک دوسرے کو خود مطلب اور بے رحم اور مغرور و متکبر بناتی ہے + کاشکہ ہر دو فرقہ سچی الفت و محبت اور اُس مسیحی نادر انکساری اور خاکساری پر توجہ کریں جو کہ ہمارے خداوند یسوع مسیح نے نہ صرف قولاً بلکہ فعلاً اپنے شاگردوں کو سکھلائی۔ اور جو تعلیم فی نفسہٖ منجانب اللہ ہونے کی اپنے میں برہان قاطع رکھتی ہے۔ دنیا بھر کے تمام دین ہم آواز ہو کر کہتے ہیں کہ اپنے دوستوں کو پیار کرو اور اپنے دشمنوں سے عداوت۔ مگر مسیحی دین اُسکے برعکس کہتا ہے کہ اپنے دشمنوں کو بھی پیار کرو۔ اُنکی بہتری و بہبودی میں ساعی و سرگرم ہو۔ آپسمیں برادرانہ محبت و الفت رکھو۔ ناظرین خود انصاف کرینگے کہ کس دین کی تعلیم خدا کے اوصاف کے مطابق ہے +

تاریخ کے پڑھنے والوں کو معلوم ہوگا کہ جھیل مریوٹ اب دوسری مرتبہ انگریزی فوج سے جنگی غرض کی خاطر پانی سے لبریز کیجاتی ہے۔ اول مرتبہ ۱۸۰۱ء میں جبکہ ہماری فوج اسکندریہ میں محاصرہ کر رہی تھی اور اہل فرانس محصور تھے پانی سے بھر گئی تھی۔ مشہور ہے کہ اُسوقت ایک لاکھ ایکڑ زمین کھارے پانی کے آنے سے خراب ہو گئی تھی اور ۱۵۰ موضع سمندر کے بہاؤ سے برباد و تباہ ہو گئے تھے۔ اب اگر یہہ پھر کھارے پانی سے بھر گئی تو گمان غالب ہے کہ زیادہ نقصان پہونچاویگی +

ہمکو پختہ خبر سے معلوم ہوا ہے کہ ۲۲ نومبر کو حضور جناب گورنر جنرل کشور ہند نہر سرہند پر ایک بھاری جلسہ کرکے جسمیں پنجاب کے مہاراجگان و نوابان و دیگر روسا شامل ہونگے اپنے دست مبارک سے نہر سرہند کا اجرا فرماوینگے۔ اور یہہ جلسہ بمقام روپڑ جسکے واسطے ابھی سے سامان ہو رہے ہیں مقرر ہوگا اور بعد ۲۲ نومبر کے نہر سرہند اپنے پانی سے ملک پنجاب کو فائدہ پہونچانا شروع کریگی +

شاید اس ملک کے بڑھوں کو یاد ہوگا کہ اس قصبہ میں ۱۸۳۱ء میں ایک دربار منعقد ہوا تھا جسمیں لارڈ وبنٹنک اور مہاراجہ رنجیت سنگھ مرحوم سابق والئے پنجاب کی ملاقات ہوئی تھی۔ جائے غور ہے کہ اُسوقت سے اب تک کسقدر ترقی ملک پنجاب نے انگریزوں کے ہاتھ میں آنکر حاصل کی ہے۔ کسقدر مسافت کی سہولیت و آرام باشندگان پنجاب کو حاصل ہے۔ سفر کرنیکو ریل گاڑیاں اور خبریں روانہ کرنیکو تار برقی اور

[illegible]

مراسلات

تنقید الخیالات

آنریبل مولوی سید احمد خان بہادر سی۔ ایس۔ آئی کے بعض مذہبی خیالات پر پادری مولوی عماد الدین صاحب لاہز کی رائے

سید صاحب ممدوح الاوصاف کے مذہبی خیالات پر اُنکے ہم مذہب لوگوں نے اپنی رائیں ظاہر کی ہیں لیکن ابتک کسی نے سلسلہ وار کچھ نہیں لکھا۔ پادری صاحب موصوف نے سلسلہ وار جواب دینا شروع کیا ہی چنانچہ مندرجہ عنوان رسالہ جو اڑتالیس صفحہ پر چھپ کر مشتہر ہوا ہی ہم نے بھی دیکھا۔ یہہ پہلا رسالہ اِس بحث میں ہی کہ آیا عقلِ انسانی کے سوا انسان کے لئے کوئی اَور (الہامی) رہنما بھی ہی یا نہیں +

سید صاحب ہند میں بڑے متکلم اور مصنف ہیں اور یہہ کہ روز بروز اُنکے خیالات بڑھتے جاتے ہیں۔ لیکن پادری صاحب کو اُنکے اور خیالات سے کچھ غرض نہیں وہ صرف سید صاحب کے اُن خیالات کو جانچتے اور پرکھتے ہیں کہ جو خود پادری صاحب موصوف کی نظر میں مسیحی اصول کے برخلاف ہیں۔ اگرچہ پادری صاحب نے سید صاحب کے قولوں کو لکھکر اُنکے جواب دئے ہیں تو بھی ہماری یہہ صلاح ہی کہ ہم سید صاحب کے اقوال میں خوب فکر اور غور کریں اَور پھر پادری صاحب کے جوابوں میں بھی فکر اور غور کریں بعد اُسکے جو صحیح نتیجہ نکلے اُسکو تسلیم کریں +

راقم ارادہ رکھتا ہی کہ اس سلسلہ (تنقید الخیالات) کے دو ایک اَور نمبر دیکھکر اُسپر ریمارک یا رمی ویو لکھے گا۔ اور اُسکو امید ہی کہ اَور ناظرین بھی اِس سلسلہ کو خوض سے ملاحظہ فرمائیں گے اور اِس رسالہ کی اصل قیمت دو آنہ مع محصول اڑھائی آنہ ہی لاہور ریلیجس بک سوسائٹی یا امرتسر کے مشن کے کُتب خانہ سے (معرفت بابو فیلبوس صاحب) ملتا ہی +

راقم پنجابی

خط

بخدمت شریف ایڈیٹر اخبار نورافشاں +

سلام۔ سوالات ذیل خدمت شریف میں بھیجتا ہوں مہربانی کر کے اخبار نورافشاں میں مشتہر فرماویں جو صاحب جواب ارسال فرماویں اُنکی خدمت میں یہہ التماس ہی کہ :-

اوّل۔ جواب اخبار نورافشاں ہی میں ارسال فرماویں کیونکہ دوسرے اخبار میں جواب دینے سے میری نظر سے نہ گذریگا

دوّم۔ جواب الزامی اور خارج از بحث نہوں اور نیز خلاف تہذیب بھی نہوں +

سوال

اوّل جب قرآن تسلیم کرتا ہی کہ حضرت عیسیٰ ایک پیغمبر خدا تھے اور خدا سے اُنکو ایک کتاب ملی اور نصارا اُنکی اُمت ہی تو کیا اُس پیغمبر نے کوئی سچا دین خدا کی طرف سے جاری کیا ہی یا نہیں ؟ اور کوئی تعلیم خدا کی طرف سے دی ہی یا نہیں ؟ اگر حضرت عیسیٰ نے جو قرآن کے اقرار کے موافق پیغمبر تھے کوئی دین جاری کیا اور کوئی تعلیم دی اور سچا دین نصارا قرآن کے کہنے کے موافق دنیا میں جاری ہوا تو ضرور اُس دین کا کوئی اصول کوئی رواجِ بندگی ضرور ہوگا اور کچھ مدت تک ایسا دین عیسوی جو قرآن کے موافق سچا ہی جاری رہا ہوگا +

پس میں مسلمان بھائیوں سے دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ جو حضرت عیسیٰ پیغمبر کا سچا دین قرآن نے تسلیم کیا وہ کس سنہ تک دنیا میں جاری تھا اور اُسکا کیا اصول تھا کیا اُنکی تعلیم تھی ؟ +

اور وہ اُمت حضرت عیسیٰ پیغمبر کی کس سنہ تک سچے دین پر قایم رہی ؟

جو کتاب حضرت عیسیٰ نے خدا سے پائی اور اپنی اُمت کو دی وہ کتنے سالوں تک درست رہی ؟ پر وہ اُمت اور وہ کتاب یکلخت گم ہو گئی یا ابتک بھی دنیا میں کہیں ہی ؟ اگر تحریف ہی تو کہاں سے پر کس سال میں موجودہ دین عیسائی اور موجودہ کتاب عیسائیوں کی قایم ہوئی ؟ جواب دینیوالے صاحب کو یہہ دکھلانا ہوگا کہ حضرت عیسیٰ کے زمانہ سے فلانے زمانے تک فلانی اُمت حضرت عیسیٰ کی تھی اُنکے عقیدے کو تواریخ سے دکھانا ہوگا حضرت عیسیٰ کے اصحابوں کی تعلیم تواریخ سے دکھانی ہوگی +

اگر کوئی شخص اب دعویٰ کرے کہ موجودہ مذہب اسلام خدا کی طرف سے نہیں البتہ حضرت محمد صاحب پیغمبر تھے اور اُنکی اُمت مسلمان سچا مذہب خدا کی طرف سے رکھتی تھی تو ایسے کہنے والے کے ذمہ فرض ہوگا کہ اسلامی تواریخ سے ثابت کرے کہ حضرت محمد صاحب کی یہہ تعلیم تھی اُن کے اصحابوں نے یہہ سیکھا یا اور اُس اُمت کا یہہ عقیدہ تھا فلانے سنہ ہجری سے موجودہ مسلمانی قایم ہو گئی ہی +

جواب دینیوالے صاحب میری اِس التماس پر ضرور غور فرماویں کہ جواب الزامی نہو کیونکہ سچے اسلام کی یہہ تعریف ہی کہ جو محمد صاحب نے اپنے اقوال سے بتایا اور اُنکے بعد اُنکے اصحابوں نے اور اُنکے بعد اُنکے تابعین نے فرمایا اُسیطرح سچے مذہب عیسائی کی یہہ تعریف ہی کہ جو حضرت عیسیٰ نے فرمایا اور اُن کے اصحابوں نے بیان کیا اور اُنکے تابعین نے بیان کیا اور وہ اُمت جو اُنکے ماننے والی ہوئی وہ سچی نصارا ہونگی +

مثلاً مسیح کے اصحاب پطرس یوحنا یعقوب متی وغیرہ تب تواریخ سے بتادو کہ ان اصحابوں نے حضرت عیسیٰ سے یہہ سچا دین قرآن کے موافق قایم کیا تھا یہہ اُنکا عقیدہ تھا

یہہ اُنکی تعلیم تھی موجودہ دین عیسائی پیچھے فلاں وقت سے اُنکی تعلیم کے برخلاف بگڑ گیا +

پھر ۳۳ء عیسوی سے ۳۰۰ء عیسوی تک میں مشہور تابعین اُنکو بتلاتا ہوں آپ تواریخ سے ثابت کردو کہ اُنکا عقیدہ یعنے اُنکا مذہب قرآن کے موافق یہہ تھا پیچھے موجودہ مذہب عیسائی اور موجودہ عقیدہ فلانے سنہ میں بگڑ گیا مثلاً ۳۳ء سے ۳۰۰ء تک یہہ مشہور تابعین تھے کلیمنٹ رومی۔ اگناتی۔ جسٹن ایرےنا۔ ترتلیان۔ کلیمنٹ اسکندری۔ وغیرہ۔ اور جواب دینوالے صاحب کو یاد رہے کہ جسوقت سے جو عیسائی دین دنیا میں جاری ہوا تھا وہ تمام رومی سلطنت میں کثرت سے پھیل گیا تھا اور ستایا گیا تھا رومی تواریخیں اُسکے احوالات سے بھری ہوئی ہیں۔ میرا یہہ مطلب نہیں کہ جواب دینوالے صاحب کو مجبور کرتا ہوں کہ میری ہی بات مانو نہیں بلکہ یہہ دیکھتا ہوں کہ اگر قرآن کا تسلیم کیا ہوا پیغمبر عیسیٰ جو دنیا میں آیا مریم کنواری کا بیٹا اور اُسکا یہہ دین جسکا ذکر میں نے اوپر کیا ہے تھا تو اسطرح سے ثبوت تواریخ سے ہو سکتا اور اگر تمہارے قرآن کے حضرت عیسیٰ پیغمبر کے مذکورہ اصحاب ہیں تو اُنکے اقوال ہے اور تعلیم سے وہ قرآن کا مسلمہ نصارا دین جو خدا کی طرف سے مسلمان مانتے ہیں ثابت کردو +

لیکن اگر قرآن کے حضرت عیسیٰ کے نہ مذکورہ اصحاب ہیں نہ وہ دین ہے جو رومی سلطنت میں ستایا گیا تو پھر آپ پتہ دو اُنکے اصحابوں کا اور عقیدوں کا اسطرح سے میرے سوال کا جواب آپ دیجئے یا جسطرح آپ بہتر جانتے ہو۔ چونکہ اب مضمون زیادہ ہو گیا ہے اسواسطے ختم کرتا ہوں اس سوال کے جواب آنے پر پھر اور باقی سوال بھیجونگا +

راقم
م۔ ۰۶

خط

جناب ایڈیٹر صاحب نورافشاں۔

تسلیم۔ کتاب اظہار الحق مصنفہ حافظ فضل الدین صاحب لاہوری کے شروع میں ایک قصیدہ محمد صاحب کی تعریف میں درج ہے جسمیں شعر مندرجہ ذیل ہے +

سقائے ابر کو ہے کہاں آب اسقدر
ہمسر ہو آبپاشی میں چشم پُر آب کا

جس کے معنے یہہ معلوم ہوتے ہیں کہ محمد صاحب اتنے روئے تھے کہ اسقدر ابر بھی کبھی برس نہیں سکتا!! کیوں جناب یہہ سچ ہے۔؟ اس کا جواب صاحبان اسلام ذرہ غور کرکے دیں + اگر یہہ کہو کہ شاعری مبالغہ ہے تو عرض یہہ ہے کہ مبالغہ ایک درجہ جھوٹھ کا ہے جب یہہ ہی حال ہے تو پھر مصنف صاحب نے اِس کتاب کا نام اظہار الحق کیوں رکھا جب کہ بسم اللہ ہی میں یہہ حال ہے تو پڑھنے والا جو راستی پسند ہے وہ تو اِس قصیدہ نعتی سے ہی پیٹ بھر کر خوش ہو جائیگا۔ واضح ہو کہ اسی کتاب میں مُصنف صاحب نے بڑی طاقت اور مغز خرچ کرکے ثابت کیا ہے کہ پادری لوگ بڑی غلطی میں ہیں اور اسی کتاب میں پادری لوگوں پر جُرم جور و ستم لگاکر اُنکو نصیحت کی ہے کہ یہہ شیوہ چھوڑ دو (دیکھو صفحہ ۲ کتاب مذکور) کیوں نہو ایسے اظہار الحق کے منصف مُصنف صاحب اگر پادری صاحبان کو ظالم اور ستمگر نہ کہیں تو اور کیا کہیں +

راقم بخشی نصر اللہ خردار

بقیہ واقعات مسیح

چھٹا باب

مسیح کی جوانی

(۶) — ایک اَور کہانی — ایک بشپ خدا سے دعا مانگا کرتا تھا اُسکا مقصد یہہ تھا کہ خدا خود ہمیں بتلاوے کہ خداوند مسیح عالم شباب میں کس شغل میں رہا کرتا تھا ایک شب کو اُسنے خواب میں دیکھا کہ ایک نجار اپنے گھر کے دروازہ کے سامنے نجاری کا کام کر رہا ہے اور ایک لڑکا چھلکے جمع کر رہا ہے دفعتاً ایک کنواری عورت برے بھڑے کپڑے پہنے ہوئے گھر کے اندر سے نکلی اور اُنہیں کھانا کھانے کو اندر بلا لے گئی — وہ جاکے اندر بیٹھے اور کھانا کو اُس جو دوبار ہلکے قسم کا کھانا ہے او وہ بشپ یہہ باتیں دروازہ کی پاٹ کی آڑ میں کھڑا ہوا دیکھ رہا تھا۔ جو اُس لڑکے نے کہا وہ کون آدمی ہے؟ وہاں پر کیوں کھڑا ہو؟ ہمارے ساتھ کیوں نہیں کھاتا؟ یہہ باتیں سنتے ہی وہ بشپ ڈر کے جاگ پڑا۔ گو یہہ بناوٹی کہانی ہے مگر سچے واقعہ سے برخلاف نہیں ہو چنانچہ مقدس لوتھر کا (عیسوی سنہ ۱۶۹۵ و سنہ ۱۶۲۸) یہہ قول ہے کہ مسیح لڑکپن کی حالت میں بھی مثل اَور لڑکوں کے کام کیا کرتا تھا صرف اتنا تفاوت ہے کہ وہ پاک تھا +

(۷) — ہمارے دل میں جھٹ یہہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا مسیح لڑکپن میں مدرسہ میں پڑھنے کو گیا ہوگا؟ البتہ ناصرہ کے لڑکے جس چھوٹے مدرسہ میں جایا کرتے ہونگے وہ بھی اُسی مدرسہ میں جایا کرتا ہوگا۔ مگر وہ ناصرہ چھوڑ کے ربی لوگوں کے مدرسہ میں نہیں گیا کیونکہ وہ مشلھ اور بزرگوں کی حدیثیں پڑھاتے تھے وہ خدا کے کلام کی جھوٹھی تاویلیں اپنے شاگردوں کو سکھلاتے تھے اسلئے ایسے مدرسہ کی تعلیم اُسکے کام کو مفید بھی نہیں ہو سکتی تھی چونکہ وہ اُس بڑے مادہ کو جڑ سے اُکھیڑ کے سچائی کی بنیاد قائم کرنے کو آیا تھا — اکثر خیالی او تار اپنے اُستاد کے گھر رہکے علم پڑھا کرتے تھے مگر مسیح کسی اُستاد یا ربی کے گھر نہیں رہا۔ بعض لوگ خیال کرتے ہیں کہ مسیح کا مذہب اس زمانہ کے ہیرام (ہیرمیوں) مذہب کی مانند انتخاب کیا ہوا مذہب ہے اُسنے اپنے ملک کے ربی لوگوں کے مذہب سے بہت سی باتیں (عمدے وعظ عمدے اصولات اور عمدی کہاوتیں) اخذ کرکے اپنے انداز پر دوسری صورت میں ظاہر کر دی ہیں مگر یہہ اُنکے خیالات قابل یقین کے نہیں ہیں۔ ما لحق مسیح کے زمانہ کے یہودیوں میں صدوقی اور فریسی نام

+ مشلھ نقل لا معتبر ہے نہیں ہو مگر اسکا بیجا برتاؤ برا ہے — مترجم

کے وہ فرقے تھے مگر اُسکے وعظ میں کوئی مضمون اُنکے مذہب سے انتخاب کیا ہوا نظر نہیں آتا۔ بار بار وہ (فریسی و صدوقی) کبھی اُنکا وعظ کبھی اُسکی نصیحت کبھی اُسکی کہاوتیں سُنکے متحیر ہوتے تھے کبھی غصہ کے جنون میں مبتلا ہوکے اُسکو کفر کا فتوا ہی دیتے تھے کبھی اُسکی عجیب حرکتیں (یہہ حرکتیں قانون قدرت کے برخلاف دکھیں) دیکھکے اُسکو میلا اور نیچا۔ جاہل اور اَن پڑھا ہوا قرار دیتے تھے کبھی تعصب کے جوش میں آکے اُسکے ساتھ مباحثہ کرتے تھے مگر کبھی اُن یاروں نے یہہ اعتراض نہیں کیا کہ اُسنے ہمارے مذہب سے فلاں مضمون چن لیا ہے +

۸- بلاشبہہ مسیح نے یہودیوں کے مذہب کو نہ چھوا تھا بلکہ وہ صرف مدام اپنا سبق خدا کی الہامی کتاب سے پڑھ لیا کرتا تھا وہ عہد عتیق سے خوب واقف تھا یہہ بات بے اصل نہیں کہ صرف وہی اُسکے صحیح معنے جانتا تھا کیا پڑھنے کے سوائے وہ بار بار اپنے شاگردوں سے یہہ کہا کرتا تھا ہے کہ ”جب میں تمہارے ساتھ تھا تم سے کہا کہ ضرور ہے کہ سب کچھ جو موسیٰ کی توریت اور نبیوں کے نوشتوں اور زبوروں میں میری بابت لکھا ہے پورا ہو“ (لوقا ۲۴ و ۴۴) اسیطرح اُسنے جنگل میں امتحان کیوقت شیطان کی ہدایتوں کی تردید صرف خدا کے کلام سے کی اسیطرح اُسنے یسعیاہ- یرمیا- دانیل- یوئیل- یشوع میکا اور ذکریا کی کتابوں سے خصوصاً جو آئتیں اپنے وعظ میں بیان کی ہیں انجیل میں موجود ہیں- کیا یہہ آئتیں پڑھنے کے سوائے تو اُسکو یاد نہ ہوگئی ہونگی؟ نہیں نہیں مسیح نے اپنی زندگی کے جو تیس برس ناصرہ میں صرف کئے بلاشبہہ اُس زمانہ میں اپنے گھر کے تمام فرایض ادا کرنے کے بعد عہد عتیق پڑھ لیا کرتا ہوگا +

۹- ہمارا خداوند مسیح صرف کاغذ پر لکھے ہوئے عہد عتیق کا ہی مطالعہ نہ کیا کرتا تھا بلکہ وہ اولاً عجائبات دنیا کا متعلم ہوا مگر بعد میں وہ اُسکا- اعلیٰ درجہ کا معلم بنا- انجیل میں خداوند مسیح کے جو بلنے جو تمثیلیں اور جو کہاوتیں لکھی گئی ہیں جن سے یہہ بات ادنیٰ غور سے کھل جاتی ہے کہ ہمارا خداوند دنیا کے عجائبات کو بڑے گہرے خیالات کے ساتھ دیکھا کرتا تھا- دنیا مسیح کی ایک کتاب تھی جسمیں وہ اپنے آسمانی باپ کی صفتیں اور صنعتیں دیکھا کرتا تھا اور جب اُنھیں نہایت غور کے ساتھ مدام پڑھا کرتا تھا- وہ یہہ بھی جانتا تھا کہ مقدس کتاب فطرت سے مخالف نہیں ہے- ناصرہ گویا نہایت خوبصورت سنہری حرفوں سے لکھی ہوئی کتاب تھی جسکو اُس بڑے کاریگر نے خداوند مسیح کے پڑھنے کو لا رکھی تھی +

۱۰- خداوند مسیح اپنی قوم کے لوگوں کے ساتھ آرامائی زبان میں گفتگو کیا کرتا تھا اُس زمانہ میں عبری اور یہودی زبان غیر مروج تھی و نیز عالموں کے سوا اور کوئی نہ جانتا تھا مسیح نے جو آیتیں اپنے وعظ میں انتخاب کرکے بیان کی ہیں جن سے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ عبرانی جانتا تھا دیکھو (مرقس ۱۲ و ۲۹- ۲۳ لوقا ۲۲ و ۳۷ متی ۲۷ و ۴۶) ناصرہ کے گرد نواح کے دیہاتوں میں گریگ (یونانی) زبان مروج تھی غالباً مسیح بھی جانتا ہوگا چونکہ گریک جاننے کے سوا وہ اُن لوگوں کے ساتھ گفتگو نہ کر سکتا- دیکھو (متی ۸ و ۶- ۹ پھر دیکھو ۳۴ و ۱۱ یوحنا ۱۲ و ۲۱) (قطع نظر کے) اُس زمانہ میں الہامی کتاب کا جو ترجمہ گریک میں مروج تھا اُس میں سے بہت سی آیتیں انتخاب کرکے بولا کرتا تھا +

باقی آئندہ

خط

فیض بخش فیض رسان صاحب نور افشاں زاد لطفہ

بعد آداب نیاز مندی آنکہ ملا رفی کے دو شعر حل طلب ارسال خدمت کرتا ہوں اُمید ہے کہ کوئی صاحب حل کرکے بندہ کو ممنون فرماینگے کیونکہ ان دونوں شعروں کا حاشیہ خاکسار کی تسلی نہیں کرتا اسلئے گذارش ہے کہ اگر سوائے حاشیہ کے کوئی اچھے معنے یاد ہوں یا ایجاد معنے میں دخل ہو تو حل کی تکلیف فرماویں ورنہ خاموشی بہتر ہے جناب ایڈیٹر صاحب یہہ دونوں شعر عربی کے خداوند تعالیٰ کی تعریف در حمد میں ہیں اُمید ہے کہ اُنکے درج کرنے میں آپ دریغ نہیں فرماوینگے شعر

حکم تیم عقل کل را ملوک اندر ادب — سرخ او صاحب تو از اوج بیان اندلختہ
ست ذوق از نعیم کر نغمہ توحید تو — لقمہ تہ گواز وہ در کام و دہان اندلختہ

راقم علی بخش طالب علم از مجیرہ

مسمریزم

ایک اثر یا عمل ہے جو عامل عجیب حرکتوں کے ذریعہ سے معمول پر کر سکتا ہے- اس تاثیر یا عمل کو مقناطیس حیوانی کہتے ہیں اسکا موجد انتھونی مسمر نامے تھا جو ۱۷۳۴ء میں ملک آسٹریا میں پیدا ہوا- ۱۷۶۶ء میں وہ شہر ویانا دار الخلافہ آسٹریا کے دار العلم میں طبیبوں کی جماعت میں بھرتی ہوا- ۱۷۷۲ء میں جب کہ وہ مقناطیسی قوتوں کی تاثیروں کی تحقیقات کر رہا تھا اُسکو یہہ علم معلوم ہوا- ۱۷۷۸ء میں اُس نے پیرس دار الخلافت فرانس میں اس علم کو برتا اور بہت مشغول ہوگیا +

جیسے مقناطیس کا ٹکڑا لوہے کے چھوٹے کیل کو کھینچ لیتا ہے ویسے عامل معمول سے اپنے ذہن کی باتیں کروا لیتا ہے کہتے ہیں کہ معمول بند چھٹی کے مضمون کو پڑھ دیتا ہے کپڑے کے پردہ اور اینٹ وغیرہ کے پردہ اور ہر قسم کے صندوقوں کے اندر کا حال اور چیزیں بتلا دیتا ہے اور یہہ بھی کہتے ہیں کہ جب معمول کی مشق

اسپرٹزم

جسکو عمل ارواح بھی کہتے ہیں- گویا یہہ مسمریزم کی دوسری صورت ہے جو لوگ اس علم یا شعبدہ کے قایل ہیں اُنکا دعوی ہے- اس علم سے روحوں کے بھید کھل جاتے ہیں- اسکی ایجاد ۱۸۴۸ء میں ہوئی اور محقق کہتے ہیں کہ سو برس کا عرصہ گذرا کہ سویڈن برگ نامے اُسکے پہلے موجد ہیں جنکو عالم ارواح سے موافقت تھی- اُنھوں نے اسی بیان میں ایک کتاب بھی لکھی ہے- وہ کہتے ہیں کہ روحانی تحریک سے یہہ امر حاصل ہو جاتا ہے +

ایک اور مصنف جنگ سٹلنگ نامے اور ڈاکٹر کارنر جرمنی کہتا ہے کہ معمول پر جب خواب کی سی حالت طاری ہوتی ہے تو وہ روحوں سے بعض باتوں میں مدد لیکر اکثر عجیب باتیں کرتا ہے اور ایک اجنبی بولی بولتا ہے اور کہتا ہے کہ وہ روحوں کا لنگویج ہے جو ۱۸۵۱ء میں ایک ہوشیار آدمی انڈریو جیکسن ڈیوس نامے نے اقرار کیا کہ نیند کی سی حالت میں میں روحوں سے بات چیت کیا کرتا ہوں- اس شخص نے بھی تجربہ اور اس عمل پر ایک کتاب لکھی ہے جسکا

بڑھ جاتی ہے تو وہ سیکڑوں میلوں
کے فاصلہ کا حال کہہ دیتا ہے۔
بلکہ اور لوگوں کے دل کا مافی الضمیر
جان جاتا ہے۔ اور یہہ کہ آئندہ کے
واقعات کہہ سُناتا ہے۔ علاوہ
اسکے مُردوں کی روحوں سے
بات چیت کر لیتا ہے۔ عامل معمول
پر اپنی نگاہ کی کشش یا کچھ
عرصہ تک ہاتھ میں ہاتھ ملانے
سے عمل کر لیتا ہے +
اسپر بھی بعض اُن محققوں نے
اسکو نہیں مانا اور بوجوہات
اسکی تردید کی ہے +

اُنہے دعوی کیا ہے کہ بیشے ہر کتاب
کو روحوں کی امداد سے لکھا ہے ۱۸۵۳ء
میں بھی خود نیو یارک دار الخلافت
یونائیٹڈ سٹیٹس میں اسکا بہت
چرچا رہا کیا +
تو بھی غور پسند اور فاضل محققوں
نے اسپر یہی رائے قائم کی ہے کہ
یہہ عمل یا علم شعبدہ سے
زیادہ وقعت نہیں رکھتا اور
یہہ کہ بعض آدمیوں پر یہہ
کیفیت اثر نہیں کرتی +

ان دونوں اختراعوں کے اکثر لوگ جنکی تعداد پچاس لاکھ ہے قائل ہیں۔ یورپ کی ہر قوم میں سے اسکے ماننے والے موجود ہیں۔ فرانس میں زیادہ تر ہیں۔ امریکہ بھی ان سے خالی نہ رہا۔ ہزار کتابیں چھوٹی بڑی اسمیں تصنیف ہیں۔ اور سو اخبار چھاپے جاتے ہیں جنکو کروڑوں آدمی پڑھتے ہیں +

ان دونوں شعبدوں کی زیادہ تر کیفیت اور انکے ضعف کے دلایل جناب پادری ڈی ڈبلیو طامس صاحب ایم۔ اے بانی مبانی ڈوینٹی کالج بریلی روہیلکھنڈ کے رسالہ اردو زبان مسمی بہ **معجزات حق و باطل** میں مل سکتی ہے +

راقم صمیم

حل سوالات حساب مندرجہ نور افشاں

مطبوعہ ۱۶ اگست ۱۸۸۳ء

جناب ایڈیٹر صاحب۔ تسلیم۔ لالہ گنڈا مل آریا جماعت دوم مڈل طالب علم مدرسہ دسوہہ نے کچھ سوالات حل طلب اخبار ہذا میں شایع کرائے تھے۔ ہم نہیں جانتے کہ ایسے آسان سوالات کا شایع کرنا مڈل کے طلبا کی اظہار لیاقت پر مبنی ہے۔ یا انکو اُستاد ہی ایسے ملے ہیں کہ جن سے یہہ حل نہیں ہو سکتے بہر کیف اسمیں کچھ نہ کچھ نقص ضرور ہے۔ پس اُن سوالات کو حل کرکے خدمت میں ارسال کرتا ہوں براہ مہربانی اس حل کو اپنے اخبار گوہر بار میں جگہہ دیکر ممنون و مشکور فرماویں +

حل

(۱) ایسے سوالات کا یہہ کلیہ قاعدہ ہوتا ہے کہ جو فرق درمیان شاخ اور اُس جگہہ کے ہوتا ہے جہاں شاخ پانی سے جا لگتی ہے اُس فرق کے مربع میں سے شاخ کی بیرونی طول کے مربع کو تفریق کرتے اور حاصل تفریق کو اسی بیرونی طول کے دو چند پر تقسیم کرتے ہیں اور خارج قسمت پانی کا عمق یا شاخ کا وہ حصہ ہوتا ہے جو پانی کے اندر ہے +

اب چونکہ شاخ کا وہ حصہ جو پانی سے باہر ہے = ۱ بالشت یا $\frac{3}{4}$ فٹ کے اور فرق درمیان شاخ اور اُسجگہہ کے جہاں پھول پانی سے جا لگا ہے = ۲ ہاتھ یا ۳ فٹ کے +

اسلئے بموجب قاعدہ کے $\left\{(3\text{ فٹ})^2 - (\frac{3}{4}\text{ فٹ})^2\right\} \div 2\times\frac{3}{4}$ فٹ

= شاخ کے اُس حصہ کے جو پانی میں ہے یا عمق پانی کے +

$\therefore (9 - \frac{9}{16}) \div \frac{6}{4} = \frac{144}{16} - \frac{9}{16} \div \frac{3}{2} = \frac{135}{16} \div \frac{3}{2}$

$= \frac{2\times135}{3\times16} = \frac{45}{8}$ فٹ عمق پانی کے $= 5\frac{5}{8}$ یا $5\text{-}6\frac{1}{2}$ فٹ

عمق پانی کے جواب پیمانہ (۲ ہاتھ = ۱ گز = ۳ فٹ = ۴ بالشت کے) +

(۲) فرض کہ ر مقام سے چاروں چلے
زید و عمر ۴ میل فی گھنٹہ کی چال سے
اور بکر و خالد ۳ میل فی گھنٹہ کی چال سے
اب چار گھنٹہ چل کر چاروں ٹھہر گئے۔

اس سے صاف ظاہر ہے کہ زید و عمر میں سے ہر ایک ۱۶ سولہ میل چل کر ٹھہر گئے اور خالد و بکر میں سے ہر ایک ۱۲ بارہ میل چلکر ٹھہر گئے +

اب ایک پانچواں آدمی ر سے ط پر زید کے پاس پہنچا تو اُسنے ۱۶ میل طے کی اور جب وہ ط سے ص پر بکر کی طرف گیا تو اسکو $\sqrt{(16)^2+(12)^2} = \sqrt{144+256} = \sqrt{400}$

= ۲۰ میل طے کرنی پڑی +

اور اسی طرح جب اُسکو ص سے ع کی طرف عمر کے پاس جانا پڑا تو بھی اُسکو $\sqrt{(12)^2+(16)^2} = \sqrt{144+256} = \sqrt{400}$

= ۲۰ میل ہی طے کرنی پڑی +

(صاف شکل سوال ہذا کی یہہ ہے)

ص ط ع س ر ۲۰ ۲۰ ۲۰ بکر زید عمر خالد

اور اسی طرح ع سے س پر خالد تک آنے میں بھی اُسکو ۲۰ میل چلنی پڑیں +

اور جب س سے ر پر اپنے اصلی مکان میں آیا تو اُس کو ۱۲ میل اور طے کرنی پڑے +

∴ کل میل جو اُس آدمی (پانچویں نے) طے کئے ۱۶ + ۲۰ + ۲۰ + ۲۰ + ۱۲

= ۸۸ میل طے کرنی پڑے فقط

(۳) $\left\{\frac{288}{2730}\times\frac{35}{4} + \frac{232}{59}\times\frac{1}{4} + \frac{11}{84} + \frac{1}{59}\right\}$ کا

$\frac{67}{7}\times\frac{1}{67}) - \frac{203}{101}\Big\} - \left\{\frac{369}{930}\times\frac{11}{12} - \frac{19}{12} + \frac{159}{160}\times\frac{1}{84}\right\}$

$\Big\{(\frac{11}{303}\times\frac{3}{11} + \frac{6}{7} +$

$= \left\{\frac{4\times72\times45}{84\times39\times7} + \frac{58\times4}{59\times4} + \frac{11}{84} + \frac{1}{59}\right\} \times \Big\{ \frac{53\times3}{160\times53} + $

$\left\{(\frac{11\times3}{3\times101\times11} + \frac{6}{7} + \frac{1}{7}) - \frac{203}{101}\right\} - \Big\{\frac{12\times39\times11}{11\times85\times12} - \frac{19}{12}$

$= -\left\{\frac{39}{85} - \frac{19}{12} + \frac{3}{160}\right\} \times \left\{\frac{72}{84} + \frac{58}{59} + \frac{11}{84} + \frac{1}{59}\right\}$

$\left\{(\frac{1}{101} + \frac{6}{7} + \frac{1}{7}) - \frac{202}{101}\right\}$

$= -\frac{203}{101}\Big\} - \left\{\frac{68-190+3}{160}\right\} + \left\{\frac{72}{84} + \frac{11}{84} + \frac{58}{59} + \frac{1}{59}\right\}$

$\Big\{(\frac{1}{101} + \frac{6}{7} + \frac{1}{7}$

$= \left\{(\frac{1}{101} + \frac{7}{7}) - \frac{203}{101}\right\} - (\frac{85}{160}) \times \left\{\frac{83}{84} + \frac{59}{59}\right\}$

$= \left\{\frac{102}{101} - \frac{203}{101}\right\} - 1 = \left\{(\frac{1}{101} + 1) - \frac{203}{101}\right\} - \frac{1}{2}\times 2$

$= \frac{102-203}{101} - 1 = \frac{101}{101} - 1 = 1 - 1 = (0)$ جواب فقط

راقم

خاکسار محمد حسن احسن از کلانور۔ مورخہ ۲۳ اگست ۱۸۸۳ء



سرکاری خبریں

رپورٹ موسم وصحت وفصل پنجاب بابت ہفتہ مختتمہ ۳۰ اگست ۱۸۸۲ء

دہلی- بارش [illegible] انچ ہوئی- صحت عمدہ ہے- نرخ بدستور ہے+

حصار- بارش [illegible] انچ ہوئی- صحت عمدہ ہے نرخ ارزاں ہوتا جاتا ہے+

انبالہ- بارش [illegible] انچ ہوئی- اور بارش کی ضرورت کے سبب فصل کو نقصان پہونچ رہا ہے- صحت عمدہ ہے- نرخ بدستور ہے+

جالندھر- بارش [illegible] انچ ہوئی- صحت عمدہ ہے- نرخ ارزاں ہوتا جاتا ہے+

امرتسر- بارش [illegible] انچ ہوئی- صحت عمدہ ہے- نرخ کسیقدر ارزاں ہوتا جاتا ہے+

سیالکوٹ- بارش نصف انچ ہوئی- زیادہ بارش کی ضرورت ہے صحت عمدہ ہے- نرخ گراں ہوتا جاتا ہے+

لاہور- ایک انچ بارش ہوئی- زیادہ بارش کی اُمید ہے صحت عمدہ ہے- نرخ بدستور ہے+

فیروزپور- ایک انچ بارش ہوئی- صحت عمدہ ہے نرخ بدستور ہے- فصل کی حالت پہلی کی نسبت اچھی ہے+

ملتان- بارش [illegible] انچ ہوئی- بخار پھیل رہا ہے- نرخ بدستور ہے+

راولپنڈی- بارش [illegible] انچ ہوئی- بیماری مویشیان بدستور چلی جاتی ہے- نرخ بدستور ہے- فصل کی حالت اچھی ہے+

ڈیرہ اسمٰعیلخاں- بارش نہیں ہوئی- بخار پھیل رہا ہے- فصل وغیرہ کی اُمید اچھی ہے- نرخ بدستور ہے+

پشاور- بارش کی ضرورت ہے- مگر فصل وغیرہ کی اُمید اچھی ہے- صحت عمدہ ہے- نرخ بدستور ہے+

کیفیت عام

سوائے اضلاع ڈیرہ اسمٰعیلخاں اور پشاور کے عموماً کل پنجاب میں بارش ہوئی- اضلاع انبالہ وسیالکوٹ و پشاور میں زیادہ بارش کی ضرورت ہے- باستثنائے دو یا تین اضلاع کے جہاں بخار پھیل رہا ہے کل پنجاب کی صحت بدستور اچھی ہے- نرخ غلہ ضلع سیالکوٹ میں گراں ہوتا جاتا ہے- اور اضلاع حصار اور جالندھر وامرتسر میں کسیقدر ارزاں- باقی اضلاع میں نرخ بدستور ہے+

انعام تعدادی صد- سردار ریاست سنگھ جنرل پریذیڈنٹ کونسل ریاست پٹیالہ نے وعدہ کیا ہے کہ مبلغ پچاس روپیہ کا انعام اُس شخص باشندہ ملک پنجاب کو دینگے جو موقع نمائشگاہ صنعت میں جو بماہ ستمبر بمقام شملہ منعقد ہوگی ایک ایسے تصویر پیش کرے جو بعد مقابلہ ہمراہ دیگر تصویروں کے عمدہ اور بڑھکر نکلے- وہ تصویر خواہ اصلی ہو یا کسی پہلی تصویر کی نقل ہو فقط- مرقومہ ۳۱ اگست ۱۸۸۲ء مقام شملہ

اخبارات تار برقی

لنڈن- ۳۱ اگست بوقت شب اسکندریہ میں ایک افواہ مشہور ہے کہ زگیزنگ کا گورنر عربی پاشا کی خاطر خدیو کے کمشنر سے جو سرگارنٹ وسلی صاحب کے ہمراہ ہے خط وکتابت بدیں مضمون کر رہا ہے کہ حوالہ ہونے کے پیشتر صلح کے لئے مہلت ہو- سرگارنٹ وسلی صاحب اسمٰعیلیہ کو پھر واپس چلے آئے ہیں- اسکندریہ کے حوالیہ باشندے واپس آتے جاتے ہیں- انگریزی جنگی افسر نے احکام جاری کئے ہیں کہ ... ضرب توپ اور ... اسپاہی محاصرے کے لئے مصر کی جانب روانہ ہوں+

قسطنطنیہ- ۳۱ اگست- اس امر کی نسبت کہ ترکی فوج مصر میں کس مقام پر اُترے مشکلات درپیش ہیں اور یہہ امر انگلستان و ترکی کنونشن یعنے جنگی عہد وپیمان مابین انگلستان وروم کے انفصال کی مانع ہے+

لنڈن- یکم ستمبر بوقت صبح- یہہ افواہ کہ عربی پاشا صلح کے لئے مہلت کی نسبت گورنر زگیزنگ کے ذریعہ خط وکتابت کر رہا ہے تصدیق کو نہیں پہونچی- افواہ ہے کہ روسی آرمینیہ میں جنگی تیاری ہو رہی ہے+

لنڈن- ۲ ستمبر بوقت صبح- ۲۳۴ پولیس ڈبلن کے سپاہیوں کی ناخوشی کے باعث جو مشتبہ لوگوں کی ایک مجلس میں حاضر ہوئے تھے دفعتاً پولیس کے بہت سپاہیوں نے استعفا دیدیا ہے- جنگی سپاہ فی الفور بجائے اُنکے فرائض ادا کرنے میں مصروف ہوگئی- کل تمام رات بڑے بڑے ہنگامے ڈبلن میں ہوئے جنمیں کئی مکانات اور بہت سی جائداد کا نقصان ہوا- مفسد جنگی فوج کی حرکت بھاگ گئے- مقابلہ کیوقت خفیف سی خونریزی ہوئی ہے- خاص کانسٹبلوں سے قسم لیجاتی ہے+

ہندوستان کی فوج کا بڑا حصہ اسمٰعیلیہ میں داخل ہوگیا ہے- سرگارنٹ وسلی صاحب کے ایک مراسلہ سے معلوم ہوا ہے کہ باربرداری کی تکلیف کے سبب سے جو اُمید ہے کہ فوراً رفع ہوجاویگی پیشقدمی میں تامل ہوا- فوج میں صحت عمدہ ہے+

لنڈن- ۳ ستمبر- سویز کو ارن ٹین مقرر کیا گیا ہے کیونکہ حاجیوں کے چند جہازوں میں ہیضہ پھیل گیا ہے- جنگ کے مقام سے جو تازہ خبریں آئی ہیں انمیں لکھا ہے کہ دشمن مقام کساسن کے نزدیک ایک نیا کیمپ ڈال رہے ہیں- ہائیلنڈرز کا ایک برگیڈ اسکندریہ سے اسمٰعیلیہ میں پہونچ گیا ہے- ہندوستان کی فوج نہر سویز کے کنارے کنارے عمدہ موقعوں پر مقیم ہے-

جنگ کساسن- بمبئی ۴ ستمبر- بمبئی گزٹ کے پاس ایک تار برقی مقام کساسن سے یکم ستمبر کی آئی ہے جسمیں یہہ بیان ہے کہ گذشتہ پیر کو دشمن کے ... فوج نے خود عربی پاشا کے ماتحت ہوکر ... ۱۷ انگریزی پیادہ فوج پر جو کرنل گریہم صاحب کے زیر کمان تھی حملہ کیا- یہہ حملہ شام کے ۴ بجے سے

آدھی رات تک رہا اس عرصہ میں لائیف گارڈز کے ۳ دستہ نے مقام مکسماسے جو موقع سے ۴ میل کے فاصلہ پر ہی ہو بجگرد دشمن کی فوج کو پراگندہ کرڈالا۔ جمعہ کی صبح کو جنرل ولکنسن صاحب نے مقام طمل کبیر کے دشمن کے موقع سے ایک جگہہ کے جو ۲ میل کے فاصلہ پر ہی کھوج نکالی۔ کہتے ہیں کہ وہانپر دشمن کی ۱۶ ہزار فوج ہی۔ اور اُس مقام پر اُنکی مورچہ بندی ہی۔ اور بہت ہی ضرب توپ سے محفوظ ہی +

لنڈن۔ ۴ ستمبر۔ بوقت صبح۔ آیرلنڈ کی خبروں سے معلوم ہوا ہی کہ کل پھر ہنگامہ شروع ہوکر تمام رات رہا جنگی سپاہیوں نے پھر اُنکا مقابلہ کیا +

سر گارنٹ وسلی صاحب مقام کساسین میں ایک گودام تیار کروا رہے ہیں جہانکہ اُنکی فوج مورچہ بندی کر رہی ہی۔ انگریزوں کا ارادہ ہی کہ خشک جھیل مریوٹ کو پانی سے بھر دیں تاکہ اُسطرف انیج؟

لودیانہ

اتوار کے روز قریب گیارہ بجے صبح کے کسیقدر تقاطر ہوا مگر سنا جاتا ہی کہ بیرونجات میں اُسروز خوب زور شور سے بارش ہوئی ہی +

معرفت محکمہ تحصیل لودیانہ یہاں کی خانگیوں کو جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کا حکم ہوا ہی کہ شہر کے گلی کوچوں سے اُٹھوائی جائیں اور خاص لوچہ بازار میں آباد ہوں۔ اُمید ہی کہ تحصیلدار صاحب اُن خانگیوں کو جو متصل مشن اسکول کے آباد ہیں اور اسکول کے نوجوانو کے لئے سخت بلکہ ایک مہلک بیماری ہیں فراموش نہ کرینگے۔ بلکہ آئیندالی نسل کی بہبودی پر خیال کرکے پہلے ہی پہل اُن پر متوجہ ہوں گے +

اطلاع

ہمارے پاس صاحبان شہباز۔ بیمار کی طبع زاد غزلیں متعلقہ ضلع منجانب پادری جی۔ ایل ٹھاکرداس صاحب سفینہ حال میں پہونچی ہیں کسی مصلحت کے باعث ہم نے اُنکو درج اخبار کرنا مناسب نہ جانا۔ اگر دیگر صاحبان یعنے سفیر۔ اشرف۔ سالک پُر استاد وغیرہ بھی اپنی اپنی طبعزاد غزلیں جلد روانہ کریں تو بہتر ہی ورنہ اصلیت کا دعویٰ مشکل ہی۔ ایڈیٹر۔

۶ ستمبر ۱۸۸۶ء

حصہ اوّل مشیر نسوان اُردو

(اِس نایاب رسالہ کی ایک کاپی ہر صاحب اولاد کے گھر میں ضرور ہی) یہہ نئے طرز و انداز کا رسالہ جو عورتوں کے لئے بمنزلہ تجربہ کار دایہ کے اور نوجوانوں کے واسطے بمرتبہ شفیق طبیب کے ہی والدین کو بچوں کی پرورش کے بااصول اور کم خرچ طریقے سکھلاتا ہی جو صاحب چاہیں ۸ قیمت بھیجکر حافظ فخر الدین ایڈیٹر رسالہ حافظ صحت لاہور سے منگوا لیں +

ایک مسیحی اُستادنی اور ایک مسیحی میٹرن کی ضرورت

عیسائی لڑکیوں کے بورڈنگ اسکول کے لئے ایک عیسائی میٹرن یعنے (لڑکیوں کو سنبھالنے والی بی بی) درکار ہی۔ تنخواہ ماہواری عہ سے صہ تک ملیگی۔ اور ایک زنانہ عیسائی اُستادنی کی بھی جو ہندی پڑھا سکے ضرورت ہی۔ کام یکم نومبر ۱۸۸۶ء سے شروع ہوگا۔ درخواست معہ اسناد مس صاحبہ مندرجہ ذیل کی خدمت میں روانہ کرنی چاہئے +

المشتہر

مس اینڈرسن صاحبہ از نصیرآباد راجپوتانہ

اُستاد کی ضرورت

چرچ سکاٹلنڈ مشن اسکول وزیرآباد میں ایک مدرس ریاضی دان کی ضرورت ہی۔ جس کسیکو نوکری کرنی منظور ہو درخواست اپنی معہ اسناد کے خدمت میں جناب پادری ینگسن صاحب سپرنٹنڈنٹ مشن اسکول وزیرآباد کے کرے فی الحال تنخواہ صہ روپیہ ماہوار ملیگی +

المشتہر

پادری ینگسن صاحب از گجرات

اشتہار

ہمارے پاس ایک ایسا دیسی مسیحی جو مڈل سکول کا ہیڈ ماسٹر رہچکا ہی انٹرنس پاس شدہ ہی اور کچھ عرصہ تک کالج میں تعلیم پائی ہی موجود ہی۔ اگر کسی صاحب کو ایسے لیاقتمند شخص کی ضرورت ہو تو وہ ہم سے خط و کتابت کرے +

مہتمم نور افشاں

اشتہار

رسالہ سیرت المسیح والمحمد

مصنفہ بزرگ پادری جی۔ ایل ٹھاکرداس صاحب مشنری لیسرور رسالہ مذکور جس میں خداوند مسیح کی سیرت اور محمد کی خصلت کا نہایت خوبی اور وضاحت کے ساتھ مقابلہ کیا گیا ہی ہمارے پاس چھپنے کی غرض سے پہنچا ہی سو اُسکے طبع کرنے سے پیشتر بذریعہ اشتہار ہذا مشتہر کیا جاتا ہی کہ شایقین نجات اُسکی خریداری کی درخواستیں بہت جلد اس خاکسار کے پاس بھیجدیں۔ خاطر خواہ درخواستیں پہنچنے پر شروع ہو جائیگا اور بہت جلد تیار ہوگا +

قریباً ۴۰ صفحہ کا رسالہ ہوگا کاغذ نفیس چھپائی کی صفائی کے لئے بہت کوشش کیجائیگی قیمت ۱/۶ پائی محصول ڈاک قرار پائی ہی +